فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

اٹھارہواں فقہی سیمینار
۱۴۴۳ھ/۲۰۲۱ء

موضوع: ۲

حالت احرام اور نماز میں ماسک لگانے کی شرعی حیثیت

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن
www.muftiakhtarrazakhan.com
0092 303 2886671 /makhtarraza1011

FAIZANE TAJUSHSHARIAH JARI RAHEGA

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری**

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دیے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

حالت احرام اور نماز میں ماسک لگانے کی شرعی حیثیت

اس وقت پوراعالم انسان عجب کشمکش اور اضطرابی کیفیت سے دوچار ہے سیاسی سماجی اور معاشی جیسے بے شمار مسائل دنیویہ کے تعلق سے اختلاف وانتشار میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف جسمانی اور بدنی امراض میں گرفتار ہے خصوصا کرونا کی وبا نے پوری انسانی آبادی کو اتھل پتھل کر رکھ دیا سپرپاور حکومتیں اس وبا کے سامنے صفرپاور دکھائی دے رہی ہیں اور اطباء اور ڈاکٹرس حضرات اپنی پوری توانائی صرف کرنے کے باوجود علاج تلاش کرکے ناکام نظر آرہے ہیں البتہ احتیاطی تدابیر اپنا کر اس وبا سے محفوظ رہنے کی تلقین بار بار کی جارہی ہے۔

ان احتیاطی تدابیر میں چہروں پر "ماسک" لگاکر مہلک جراثیم کو ناک اور منھ کے ذریعہ جسم کے اندر جانے سے روکنا بھی شامل ہے چنانچہ دنیا بھر کے لوگ بلا تفریق مذہب وملت اس احتیاطی تدبیر پر عمل پیرا ہیں اور ماسک لگا کر اپنا منھ اور ناک ڈھانپ کر چلتے ہیں بلکہ بعض ممالک میں حکومت کی طرف سے اس کے لگانے پر سخت قسم کی پابندی بلفظ دگر جبری قانون نافذ ہے۔

بے شمار مسلمان حالت نماز میں بھی ماسک لگائے رہتے ہیں اور اب حکومت سعودیہ نے حج وعمرہ پر جانے والوں کے لئے یہ پابندی عائد کردی ہے کہ حج وعمرہ کرنے کی حالت میں بھی ماسک لگانا ضروری ہوگا۔ایک طرف تو دنیا کے یہ حالات ہیں اور دوسری طرف ہماری شریعت مطہرہ کے کچھ ایسے مسائل ہیں جن کی روسے نماز اور حج وعمرہ میں ماسک لگانا ممنوع معلوم ہوتا ہے اور اس کے ارتکاب پر دم وغیرہ کا حکم نافذ ہونے کا خدشہ لاحق ہورہا ہے۔

کیونکہ شریعت طاہرہ کے مطابق حالت احرام میں منھ اور ناک چھپانا جنایت احرام میں شامل ہے، تنویر الابصار ودرمختار میں ہے "الواجب دم علی محرم بالغ ولو ناسیا او جاھلا او مکرھا ان طیب عضوا کاملا او ستر راسه وتغطیة ربع الراس او الوجه کالکل ولا باس بتغطیة اذنیه وقفاہ ووضع یدیه علی انفه بلا ثوب" ردالمحتار میں ہے: کالکل ھو المشھور من الروایة عن ابی حنیفة وھو الصحیح علی ما قاله غیر واحد شرح اللباب قوله ولا باس بتغطیة اذنیه وقفاہ وکذا بقیة البدن اھ قوله بلا ثوب کذا فی الفتح والبحر والظاھر انه لو کان الوضع بالثوب ففیه الکراھة التحریمیة فقط لان الانف لا یبلغ ربع الوجه" (کتاب الحج باب الجنایات)

فتاوی خانیہ میں ہے "ولا باس للمحرم ان یغطی اذنیه او من لحیته ما دون الذقن ولا یمسك علی انفه بثوب ولا باس بان یضع یدہ علی انفه ولا یغطی فاہ ولا ذقنه وعارضه" (خانیہ برہاش ہندیہ ج:۱،ص:۲۸۹)

بہار شریعت میں ہے "مرد یا عورت نے منھ کی ٹکلی ساری یا چہارم چھپائی یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہر یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے" "سلا ہوا کپڑا پہننے میں یہ شرط نہیں کہ قصدا پہنے بلکہ بھول کر ہو یا نادانی میں بہر حال وہی حکم ہے یوہیں سر اور منھ چھپانے میں کان اور گدی کے چھپانے میں حرج نہیں یوہیں ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں مگر مکروہ وگناہ ہے (۶ جرم اور ان کے کفارے کا بیان)

اور اہل علم پر یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ شریعت میں اعذار کے سبب تخفیف ہوجاتی ہے خصوصا مرض کی حالت میں اور بھی زیادہ آسانی دی جاتی ہے مگر حالت احرام میں عذر کے سبب ارتکاب جنایت میں مطلقا آزادی نہیں ملتی ہے ارشاد قرآن کریم ہے "فمن کان بینکم مریضا او به اذی من رأسه ففدیة من صیام او صدقة او نسك (بقرۃ آیۃ ۹۶)

اسی لئے کتب فقہ میں جرم اختیاری اور جرم غیر اختیاری کہہ کر اس بات کو بتایا گیا ہے جرم بہر حال جرم ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے :"اذا لبس المحرم المخیط علی الوجه المعتاد یوما الی اللیل فعلیه دم وان کان اقل من ذالك فصدقة کذا فی المحیط سواء لبسه ناسیا او عامدا عالما او جاهلا مختارا او مکرها هکذا فی البحر الرائق" (ج:۱،ص:۲۴۳)

بہار شریعت میں ہے "محرم اگر بالقصد بلا عذر جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا لہذا اس صورت میں توبہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہو گا جب تک توبہ نہ کرے اگر نادانستہ یا عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے یاد سے ہو یا بھول چوک سے اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو خوشی سے ہو یا مجبوراً سوتے میں ہو یا بیداری میں نشہ یا بیہوشی میں ہو یا ہوش میں اس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اس کے حکم سے کیا" (ج:٦،جرم اور ان کے کفارے)

حالت احرام میں جنایت کے ارتکاب پر کہیں دم ہے کہیں صدقہ اور کہیں صرف توبہ ہے جیسا کہ باب حج میں جنایات کے بیان میں مذکور ہے اور آپ جیسے محققین فقہا و علما سے مخفی نہیں ہے۔

یوہیں تمام کتب احناف میں مصرح ہے کہ حالت نماز میں منھ چھپانا ممنوع ہے در مختار میں ہے "یکرہ اشتمال الصماء والاعتجار والتلثم اھ" (در مختار ج ۲ ص ۳٦٦) بہار شریعت میں ہے "یوہیں ناک اور منھ چھپانا اور بے ضرورت کھنکار نکالنا یہ سب مکروہ تحریمی ہیں" (حصہ سوم مکروہات نماز) فتاوی عالمگیری میں ہے "ویکرہ التلثم وهو تغطیة الانف والفم فی الصلاۃ" (ج:۱،ص:۱۰۷) اور علت ممانعت تشبہ بالمجوس ہے کہ وہ اپنی عبادت کے وقت منھ ڈھانپ لیتے ہیں چنانچہ ردالمحتار میں ہے "والتلثم وهو تغطیة الانف والفم فی الصلاۃ لانه یشبه فعل المجوس حال عبادتهم النیران زیلعی ونقل ط عن ابی السعود انها تحریمیة اھ" (ردالمحتار ج:۲،ص:۳٦٦)

اب کرونا سے تحفظ کے پیش نظر لوگ منھ اور ناک کو ماسک سے ڈھانپ رہے ہیں عام حالات کے علاوہ مسلمان نماز کی حالت میں بھی ماسک لگائے رہتے ہیں یہ "ماسک" فقہ کے مذکورہ بالا مسئلہ کے تحت آئے گا کہ نہیں آئے گا۔

اس تفصیل کے بعد آپ حضرات کی خدمت میں چند سوالات حاضر ہیں امید ہے کہ آپ اپنا قیمتی وقت نکال کر ان کا تسلی بخش جوابات دے کر امت مسلمہ کی رہ نمائی فرمائیں گے اور شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے معاون ہوں گے۔

سوالات:

(۱) حالت احرام میں ماسک لگانا چہرہ چھپانے کے حکم میں ہے یا صرف منھ اور ناک چھپانے کے حکم میں ہے تفصیل سے واضح فرمائیں۔

(۲) کرونا سے متاثر مریض حکومتی قانون کی بنا پر حج و عمرہ کے لئے نہیں جاسکتے ہیں تو جن حضرات کو حج و عمرہ کی سعادت ملے گی وہ سب بظاہر کرونا مریض نہیں ہوں گے پھر بھی ان کو ماسک لگانا ہو گا یہ جنایت اختیاریہ کے حکم میں ہے یا غیر اختیاریہ میں اور مرتکب جنایت پر کیا حکم نافذ ہو گا۔

(۳) کیا اس مسئلہ میں کسی اور دبستان فقہ سے پھول چن کر خوشبو لینے کی اجازت ہو گی۔

(۴) حالت نماز میں ماسک لگانے سے نماز کی صحت پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں اگر پڑے گا تو کس حد تک پڑے گا۔

(۵) حالت نماز میں ماسک لگانے پر حکومت کی طرف سے جبر یا عدم جبر کی صورت میں حکم یکساں رہے گا یا فرق ہو گا۔ اس کی تفصیل کر کے حکم واضح فرمائیں۔

جزاکم اللہ خیر الجزاء

محمد اختر حسین قادری غفرلہ
خادم افتاء و تدریس دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی
و رکن شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

٩٢/٧٨٦

فیصلہ

حالت احرام اور نماز میں ماسک لگانے کی شرعی حیثیت

فیصلہ و تجویز بابت: حالت احرام اور نماز میں ماسک لگانے کی شرعی حیثیت

سوال(۱): حالت احرام میں ماسک لگانا چہرہ چھپانے کے حکم میں ہے یا نہیں؟ تفصیل سے واضح فرمائیں۔

الجواب(۱): باتفاق مندوبین طے ہوا کہ ماسک لگانے سے کم از کم چوتھائی چہرہ چھپانا متحقق ہے لہٰذا چہرہ پر ماسک لگانے سے چوتھائی چہرہ چھپانے کا حکم نافذ ہوگا۔ در مختار میں ہے: "تغطیة ربع الراس او الوجه کالکل" (۵۷۹/۳)

اور اس کا حکم یہ ہے کہ اگر محرم بالقصد بلا عذر چہرہ پر ماسک لگائے گا تو اس پر کفارہ واجب ہے اور وہ گنہگار بھی ہوگا۔ لہٰذا ادائیگی کفارہ کے ساتھ اس پر توبہ بھی واجب ہوگی۔ بہار شریعت میں ہے: "محرم اگر بالقصد بلاعذر جرم کرے تو کفارہ واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا لہٰذا اس صورت میں توبہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہوگا جب تک توبہ نہ کرے" (۱/ ۱۱۶۲)

سوال(۲): کورونا سے متاثر مریض حکومتی قانون کی بنا پر حج وعمرہ کے لئے نہیں جاسکتے ہیں تو جن حضرات کو حج وعمرہ کی سعادت ملے گی وہ سب بظاہر کورونا مریض نہیں ہوں گے پھر بھی ان کو ماسک لگانا ہوگا، یہ جنایت اختیاریہ کے حکم میں ہے یا غیر اختیاریہ میں؟ اور مرتکب جنایت پر کیا حکم نافذ ہوگا؟

الجواب(۲): بالقصد بلاعذر ارتکاب جنایت میں کفارہ اور توبہ دونوں واجب ہیں، اگر حکومت کے جبری قانون کے سبب لگایا تو گناہ نہیں ہو مگر کفارہ دینا ہوگا اور جب تک اس خوف سے لگائے رہے گا ایک ہی کفارہ لازم آئے گا اگرچہ وقتاً فوقتاً اتار لیتا ہو۔ اس کی نظیر خوف دشمن کے سبب کپڑا پہننے اور اتارنے کا مسئلہ ہے۔ رد المحتار میں ہے: "واذا حضرہ العدو فاحتاج الی اللبس للقتال ایاما یلبسها اذا خرج وینزعها اذا رجع فعلیه کفارة واحدة ما لم یذهب هٰذا العدو فان ذهب وجاء عدو غیرہ لزمه کفارة اخریٰ" (۵۱۲/۳)

اور اگر صرف حفاظتی تدبیر کے پیش نظر اپنی مرضی سے لگایا تو اس صورت میں کفارہ بھی ہوگا اور گناہ بھی ہوگا جس سے توبہ واجب ہے اور ادائیگی کفارہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک پورا دن یا کامل رات لگائے رکھا تو خاص حدود حرم میں ایک قربانی کرنی ہوگی اور اگر اس سے کم وقت تک لگایا تو صدقہ فطر کی طرح خاص صدقہ ہی دینا واجب ہوگا یعنی دو کلو پینتالیس گرام گیہوں یا اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "عذر و بے عذر میں اتنا فرق ہے کہ اگر بے عذر ایک دن کامل یا ایک رات کامل یا اس سے زائد سر چھپا رہا تو خاص حرم میں ایک قربانی ہی کرنی ہوگی جب چاہے کرے دوسرا طریقہ کفارہ کا نہیں اور عذر مثلاً بخار یا سردی یا زخم یا درد کے سبب اتنی مدت چھپایا تو اختیار ہوگا حرم میں قربانی کرے یا جہاں چاہے جب چاہے تین صاع گیہوں یا مثلاً چھ صاع جو چھ مسکینوں کو دے یا تین روزے جس طرح چاہے رکھ لے اور اگر کامل دن یا رات کی مدت سے کم چھپا رہا اگرچہ کتنی ہی تھوڑی دیر کو تو بے عذری کی صورت میں صدقہ فطر کی طرح خاص صدقہ ہی لازم ہوگا یعنی نیم صاع گیہوں یا مثلاً ایک صاع جو کہ جہاں چاہے دے اور بصورت عذر مختار ہوگا چاہے یہ صدقہ دے یا ایک روزہ جہاں چاہے رکھ لے" (۶۸۷،۶۸۸/۴)

تنویر الابصار اور در مختار میں ہے: "الواجب دم علی محرم بالغ ولو ناسیا او جاهلا او مکرها ان طیب عضوا کاملا او ستر راسه وتغطیة ربع الراس او الوجه کالکل ولا بأس بتغطیة اذنیه وقفاہ ووضع یدیه علی انفه بلا ثوب"

اور اس کے تحت رد المحتار میں ہے: "کالکل هو المشهور من الرواية عن ابی حنيفة وهو الصحيح على ما قاله غير واحد شرح اللباب قوله ولا بأس بتغطية اذنيه وقفاه كذا بقية البدن اه"

"بلا ثوب كذا فى الفتح والبحر والظاهر انه لو كان الوضع بالثوب ففيه الكراهة التحريمة فقط لان الانف لا يبلغ ربع الوجه" (کتاب الحج باب الجنایات، ۳/۵۷۱)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

سوال (۳): کیا اس مسئلہ میں کسی اور دبستان فقہ سے پھول چن کر خوشبو لینے کی اجازت ہو گی؟

الجواب (۳): جملہ مندوبین کرام اس امر پر متفق ہیں کہ اگرچہ عند الضرورۃ تقلید غیر جائز ہے مگر مسئلہ مبحوث عنہا میں مذہب حنفی سے عدول کرنے کی کوئی حاجت و ضرورت نہیں پائی جا رہی ہے لہٰذا کسی اور دبستان فقہ سے پھول چن کر خوشبو لینے کی اجازت نہیں ہے۔

سوال (۴): حالت نماز میں ماسک لگانے سے نماز کی صحت پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟ اگر پڑے گا تو کس حد تک پڑے گا؟

الجواب (۴): جملہ مفتیان کرام اور مندوبین حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ ارشاد حدیث پاک کے سبب حالت نماز میں ناک و منھ چھپانا مکروہ تحریمی ہے اور فقہائے کرام نے اس کی علت تشبہ بالمجوس قرار دیا ہے۔ مبسوط للامام السرخسی میں ہے:

"ويكره فى الصلاة تغطية الفم لحديث ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهىٰ عن ان يغطى المصلى فاه ولانه ان غطاه بيده فقد قال: كفوا ايديكم فى الصلاة وان غطاه بثوب فقد نهىٰ عن التلثم فى الصلاة وفيه تشبه بالمجوس فى عبادتهم النار" (۲/۳۱، مکروہات الصلاۃ)

چونکہ حدیث پاک میں حالت نماز میں بلا عذر منھ چھپانے کی ممانعت مراد ہے اور سبب کراہت و ممانعت تشبہ بالمجوس بھی ہے، اس لئے بلا وجہ ماسک لگا کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال (۵): حالت نماز میں ماسک لگانے پر حکومت کی طرف سے جبر یا عدم جبر کی صورت میں حکم یکساں رہے گا یا فرق ہو گا؟ اس کی تفصیل کر کے حکم واضح فرمائیں۔

الجواب (۵): جملہ مندوبین اس امر پر متفق ہیں کہ جبر و اکراہ کے سبب منھ پر ماسک لگانا مکروہ تحریمی نہیں ہے اسی طرح اگر کوئی کورونا سے تحفظ کی نیت سے ماسک لگائے تو اس میں تشبہ بالمجوس اور کراہت تحریمی نہیں مگر بلا جبر و اکراہ کی صورت میں کراہت ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

❊ ❊ ❊